خوف خدا

میں رونے کی اہمیت

07-March-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ہمارے پیارے پیارے اور ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: **مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللهَ غَداً رَاضِياً، فَلْيُكْثِرِ الصَّلاةَ عَلَيَّ** یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔(فِردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۴،حدیث:۶۰۸۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا

دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے بیان میں ہم خوفِ خدا میں رونے کی اَہمیّت کے بارے میں سنیں گی۔ خوفِ خدا میں رونا کتنا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے اس پر ایک ایمان افروز حِکایت بیان کی جائے گی۔ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں اس بارے میں بھی سنیں گی۔ خَوفِ خدا میں رونے کی ترغیب پر کچھ روایات بھی بیان کی جائیں گی۔ یقیناً خَوفِ خدا میں رونا سعادت کی بات ہے مگر محض آنسو بہانے کے طبّی فوائد بھی ہیں وہ بھی پیش کئے جائیں گے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام خَوفِ خدا میں کیسی گِریہ وزاری فرماتے تھے اس کے بھی کچھ واقعات بیان ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہم دلجمعی اور اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سننے کی سعادت حاصل کریں۔ آیئے ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمایئے!

ایک قطرے کی وجہ سے جہنم سے آزادی

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "خوفِ خدا" کے صفحہ 142 پر ہے: قِیامت کے دن ایک شَخْص کو بارگاہِ خداوندی میں لایا جائے گا۔ اُسے اُس کا اَعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ اس میں کثیر گناہ پائے گا۔ پھر عَرض

کرے گا: یاالٰہی! میں نے تو یہ گناہ کئے ہی نہیں؟ اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا: میرے پاس اس کے مضبوط گواہ (Witnesses) ہیں۔ وہ بندہ اپنے دائیں بائیں مڑ کر دیکھے گا لیکن کسی گواہ کو مَوجُود نہ پائے گا اور کہے گا: یاربّ! وہ گواہ کہاں ہیں؟ تو اللہ کریم اس کے اعضا کو گواہی دینے کا حکم دے گا۔ کان کہیں گے: ہاں! ہم نے (حرام) سنا اور ہم اس پر گواہ ہیں۔ آنکھیں کہیں گی: ہاں! ہم نے (حرام) دیکھا۔ زبان کہے گی: ہاں! میں نے (حرام) بولا تھا۔ اسی طرح ہاتھ اور پاؤں کہیں گے: ہاں! ہم (حرام کی طرف) بڑھے تھے۔ وغیرہ وغیرہ

وہ بندہ یہ سب سُن کر حیران رہ جائے گا۔ پھر جب اللہ پاک اس کے لئے جہنم میں جانے کا حکم فرمادے گا تو اس شخص کی سیدھی آنکھ کا ایک بال ربِّ کریم سے کچھ عرض کرنے کی اجازت طلب کرے گا اور اجازت ملنے پر عرض کرے گا: الٰہی! کیا تُو نے نہیں فرمایا تھا کہ میرا جو بندہ اپنی آنکھ کے کسی بال کو میرے خَوف میں بہائے جانے والے آنسوؤں میں تر کرے گا، میں اس کی بخشش فرمادوں گا؟ اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا: کیوں نہیں! تو وہ بال عرض کرے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا یہ گناہ گار بندہ تیرے خَوف سے رویا تھا، جس سے میں بھیگ گیا تھا۔ یہ سن کر اللہ پاک اس بندے کو جنت میں جانے کا حکم فرمادے گا۔ ایک منادی پکار کر کہے گا: سنو! فُلاں بن فُلاں اپنی آنکھ کے ایک بال کی وجہ سے جَہَنَّم سے نجات پاگیا۔ (درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون، ص ۲۵۳)

جَلا دے نہ نارِ جہنّم، کرم ہو پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی!
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی!
تُو عطّار کو بے سبب بخش مَولیٰ کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص: ۱۱۱،۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رب کی رحمت ہے بڑی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے جہاں خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت معلوم ہوئی وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ کریم رب اپنے بندوں پر بے انتہا رحم فرماتا ہے۔ دنیا کا اصول ہے کہ غلطی پر ہاتھوں ہاتھ ڈانٹ یا سزا ملتی ہے، مگر قربان جایئے اپنے رب کریم کی بخشش اور رحمت پر کہ نافرمانیوں کی کثرت کے باوجود بھی وہ ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے۔ گناہوں کی کثرت کے باوجود بھی ہمارا رزق بند نہیں ہوتا۔ گناہوں کے ارتکاب کے باوجود ہمیں رسوا نہیں کرتا، خطاؤں کی بھرمار کے باوجود وہ ہمیں اپنے درِ کرم سے دور نہیں کرتا۔ وہ کریم محض اپنے فضل و رحمت سے گُناہوں کو چھپا دیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔

☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "کریم" ہے کہ جو نافرمانوں پر بھی جود و کرم کی بارش برساتا ہے، ☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "حلیم" ہے کہ جب کسی گناہ گار کو اپنی نافرمانی پر حسرت و ندامت کرتے ہوئے ملاحظہ فرماتا ہے تو اس کی توبہ قبول (Accept) فرماتا ہے۔ ☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "علیم" ہے جو دلوں کے بھید جانتا ہے، نیتوں پر مطلع ہے اور زمین و آسمان کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "عظیم" ہے کہ کسی بھی گناہ کو معاف کرنا اس کے لیے دشوار نہیں ہے۔

مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے: حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے، اپنی امت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی تخلیق کے دن سو رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت زمین و آسمان کے درمیان تہ در تہ رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل ہوئی۔ اسی سے والدہ اپنی اولاد پر، وحشی درندے اور

پرندے ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے دور کر لیتا ہے کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اس رحمت کو دوسری ننانوے (99) رحمتوں میں ملا کر سو مکمل فرما دے گا اور بروزِ قیامت اس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۹، حدیث ۶۹۷۷) آیئے! ربِّ کریم کی رحمت پر مشتمل ایک ایمان افروز روایت و حکایت سنتی ہیں:

رب کی عنایتیں اور نوازشیں!

بخاری شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ روایت فرماتے ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ پاک بندوں کے مقدمات سے فارغ ہو جائے گا تو ایک آدمی جو جنت اور دوزخ کے درمیان (Between) رہ جائے گا وہ دوزخیوں میں آخری شخص ہو گا جو جنت میں جائے گا۔ جنت میں داخل ہونے سے پہلے اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا اور وہ عرض کرے گا: یَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ اے میرے پَرْوَرْدْگار! میرا منہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی بدبو نے مار دیا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جُھلسا دیا ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اگر تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: لَا وَعِزَّتِكَ تیری عزت کی قسم! میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ پاک اس کا منہ دوزخ سے ہٹا دے گا۔ جب وہ بندہ جنت کی طرف منہ کرے گا تو جنت کی شادابی اور تازگی کو دیکھنے لگے گا۔ جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے میرے پَرْوَرْدْگار! مجھے جنت کے دروازے سے قریب کر دے۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: کیا تُو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو جو کچھ مانگ چکا ہے اب اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض

کرے گا: الٰہی! میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب ہونا نہیں چاہتا۔ اللہ پاک فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ اگر تجھے یہ بھی مل جائے تُو پھر کوئی سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا: اے پَرْوَرْدگار! مجھے تیری عزت کی قسم! اب میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ پھر اللہ پاک اس کو جنت کے قریب کردے گا، جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچ جائے گا اور جنت کی شگفتگی، تازگی اور لذت کو محسوس کرے گا۔ پھر جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر وہ کہے گا: یَا رَبِّ أَدْخِلْنِیَ الْجَنَّۃَ، اے میرے پَرْوَرْدگار! مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے ابنِ آدم! افسوس!! تُو کس قدر وعدہ کو توڑنے والا ہے! کیا تُو نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کچھ تجھے مل چکا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: مالک! تُو مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محرومی ٔقسمت والا مت بنا۔ پھر اللہ پاک اسے جنت میں جانے کی اجازت عطا فرمائے گا اور اِرْشاد فرمائے گا: مانگ! کیا مانگتا ہے؟ اس پر وہ اپنی خواہشات کا اظہار کرے گا یہاں تک کہ اس کی خواہشات (Desires) ختم ہوجائیں گی۔ پھر اللہ پاک اس سے فرمائے گا جو تُو نے مانگا وہ تجھے دیا جاتا ہے اور اس جیسا اور دیا جاتا ہے بلکہ اس کا دس (10) گُنا اور بھی دیا جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل السجود، ۱/۲۸۳، حدیث: ۸۰۶ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ رب کریم سے دعا مانگنے والا، دعا کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ مگر دعا کے آداب کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ آیئے! ایک ادب سنتی ہیں، فضائلِ دعا میں ہے: آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اجابت (قبولیت کی دلیل

) ہے۔(فضائلِ دعا، ص ۸۱، ادب نمبر ۳۳) اسی طرح خوفِ خدا میں رونا بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ جبکہ خود خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار مشکل ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ آیئے! اس بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: "اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گِرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ ربُّ الْعٰلَمِیْن نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ صفت کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ۵، النساء: ۱۳۱)

اسی طرح پارہ 22، سورۂ احزاب آیت نمبر 70 میں ارشاد خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ(۷۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرشاد ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۱۷۵) (پ ۴، آلِ عمران: ۱۷۵)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

آنسو بہائیں مگر کہاں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا خوفِ خدا بھی ہے۔ یقیناً فکرِ آخرت سے بے قرار رہنا، عذابِ جہنم سے اشکبار رہنا اور خوفِ خدا میں ڈوبے رہنا بہت بڑی نعمت ہے۔ افسوس! آج دنیا کے لیے رونے والیاں تو کئی مل جاتی ہیں مگر فکرِ آخرت میں رونے کا جذبہ (Passion) کم ہوتا جارہا ہے۔ غور تو کیجئے! اس دنیا کی حیثیت ہی کیا ہے کہ اس کے لیے آنسو بہائے جائیں۔ یہ دنیا تو ایک مسافر خانے کی طرح ہے جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد کوچ کر جاتے ہیں، مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا۔ مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دنیا کی فکر نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اس کے لیے آنسو بہانے چاہئیں۔ بلکہ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** خوفِ خدا میں آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** عشقِ رسول میں آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** فکرِ آخرت میں آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** گناہوں کی کثرت پر آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** نیکیاں نہ کر سکنے پر آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** موت کی سختیوں کو یاد کرکے آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** غمِ مدینہ میں آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کے خوف سے آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کو یاد کرکے آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کی وحشتوں کا سوچ کر آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کے اندھیرے (Darkness) کو یاد کرکے آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کی تنگی کو یاد کرکے آنسو

بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قیامت کے ہولناک مراحل کو یاد کر کے آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیں کہ بروزِ محشر ہم اپنے ایک ایک عمل کا حساب کس طرح دے سکیں گی ؟ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہایئے کہ کل محشر کی گرمی اور تپش کو ہم کیسے برداشت کریں گی ؟ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہایئے کہ بروزِ محشر تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے باریک پل صراط کیسے پار کریں گی ؟ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیں کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں ؟ اَلْغَرَض! فکرِ آخرت میں بے قرار ہو کر آنسو بہایئے۔

خوفِ خدا میں رونے کی عادت بنائیں

آیئے! فکرِ آخرت میں آنسو بہانے کی ترغیب پر دو احادیثِ طیبہ سنتی ہیں:

1) فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر تین آنکھیں نہیں روئیں گی، ان میں سے ایک وہ ہو گی جو خوفِ خدا سے روئی ہو گی۔ (کنز العمال، کتاب المواعظ، ۳۵۶/۸، حدیث: ۴۳۳۵۰)

2) فرمایا: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنّم میں جہنّمی روئیں گے، یہاں تک کہ اُن کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔ (شرحُ السّنة للبغوی ج۷ ص ۵۶۵ حدیث ۴۳۱۴)

ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں جہنم سے پناہ مانگتی ہیں۔ آیئے! خوفِ خدا میں رونے سے متعلق بزرگانِ دین کے تین اقوال بھی سن لیجئے!

3) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رویا کرو! اگر رونا نہ آئے تو رونے کی

کوشش کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو علم ہوتا تو وہ اس قدر چیختا کہ اس کی آواز ٹوٹ جاتی اور اس طرح نماز پڑھتا کہ اس کی پیٹھ ٹوٹ جاتی۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۳۰)

4) حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ پاک کے خوف سے ایک آنسو کا بہنا میرے نزدیک ایک ہزار دینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (شعب الایمان، ۱/ ۵۰۲، حدیث: ۸۴۲)

5) حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اللہ پاک کے خوف سے روؤں حتی کہ میرے آنسو میرے رخساروں پر جاری ہوں تو یہ بات مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سونے کا ایک پہاڑ صدقہ کروں۔ (فیضان احیاء العلوم، ص ۱۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزے دل کی سختی دور کرتے ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا جسے رونا نہ آئے اسے رونے کی کوشش کرنی چاہیے، بسا اَوقات گناہوں کی شدّت اور قلب کی سختی کی وجہ سے آنسو خشک ہو جاتے ہیں۔ اس سختی کو دور کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بھوک اور نفلی روزوں کی کثرت کی جائے۔ اس سے دل نرم ہو گا اور خوفِ خدا میں رونے کی سعادت حاصل ہو سکے گی۔ زہے قسمت کہ ماہِ رجب کی آمد آمد ہے۔ اس ماہ کے روزے رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ لہٰذا پکی نیت کیجئے اور اس ماہ کے روزے رکھئے۔ اس سے نہ صرف دل کی سختی دور ہو گی بلکہ ماہِ رجب کی برکتیں بھی نصیب ہوں گی۔ منقول ہے کہ چھٹے آسمان کے

دروازے پر رجب کے مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔اگر کوئی شخص رجبَ میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیز گاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ(روزے والا) دن اس بندے کیلئے اللہ پاک سے مغفِرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے:یااللہ!اِس بندے کو بخش دے۔ جبکہ اللہ پاک کے حبیب، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے:رجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قِیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے، سو برس کی شب بیداری کی اور یہ رَجَب کی ستائیس تاریخ ہے۔(شُعَبُ الْاِیْمان، ۳/۳۷۴،حدیث:۳۸۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رونے کی طبی فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت کے بارے میں سن رہی تھیں۔جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ رونے کے بھی کئی فوائد ہیں۔ آیئے آنسو بہانے کے کچھ طبی فوائد سنتی ہیں:☆ماہرین کے مطابق وہ پانی جو آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں سے نکلتا ہے، آنکھ سے نکلنے والے دیگر پانیوں(Waters) سے مختلف ہوتا ہے۔☆ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ہر شخص کو ہفتے میں کم از کم ایک بار پندرہ (15)(Fifteen)منٹ تک رونا چاہیے۔☆ہفتے میں ایک بار کا رونا دماغی صلاحیتوں پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔☆ماہرین کا کہنا ہے کہ آنسو انسانی جسم میں موجود کولیسٹرول (Cholesterol) کو کم کرتے ہیں۔☆بوجھل طبیعت میں بہنے والے آنسو ذہنی دباؤ کا خاتمہ کرتے ہیں جس سے بلڈ پریشر(Blood pressure)، شوگر (Sugar)اور دل کے امراض (Heart diseases) لاحق نہیں ہوتے۔☆ آنسوؤں کو روکنے سے آنکھوں میں ڈی ہائیڈریشن ہوجاتی ہے جس سے بینائی

کمزور ہوتی ہے جبکہ ہفتے میں ایک بار رونے سے بینائی بہتر ہوتی ہے۔☆ تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ آنسوؤں کی صورت میں جو پانی آنکھوں سے نکلتا ہے اس میں کئی طرح کے کیمیائی اجزا ہوتے ہیں۔ ایسے آنسو انتہائی کم مقدار میں بھی بہائے جائیں تو اس کے نتیجے میں شریانوں میں خون کے قطرے جمنے کا عمل سست پڑ جاتا ہے اور جِلدی امرض (Skin diseases) سے نجات ملتی ہے۔ (مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ممکن ہے کہ آنسو بہانے کے فوائد سن کر رونے کا ذہن بن رہا ہو۔ یہ یاد رکھ لیں کہ شرعاً جو رونا پسندیدہ ہے اور جس پر ثواب ہے وہ رونا اللہ پاک کے لئے ہو، آخرت کی فکر میں ہو، خوف خدا کی وجہ سے ہو۔ جبکہ دنیا کے لیے رونے پر آنکھوں کو فوائد تو مل سکتے ہیں ثواب نہیں ملے گا۔ افسوس! آج ہم اپنی دنیا اچھی کرنے کے لیے کتنی بے چین ہیں۔ دنیا اچھی ہو جائے، صحت ٹھیک ہو جائے، پریشانیاں ختم ہو جائیں، مصیبتیں دور ہو جائیں، مال و دولت کی کثرت ہو جائے اَلْغَرَض! بے شمار دنیوی مقاصد ہیں کہ جنہیں پانے کے لیے ہم اپنی مقدور بھر کوشش کرتی ہیں مگر افسوس آخرت کو بہتر کرنے کا جذبہ ویسا نظر نہیں آتا۔ **اے کاش!** ہمیں بھی دُنیا کی بے ثَباتی کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، **اے کاش!** ہماری بھی غفلت کا پردہ چاک ہو جائے۔ **اے کاش!** ہمیں بھی امّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں خوفِ خدا مُیَسر آجائے، **اے کاش!** بُرے خاتِمے کا ڈر ہمارے دل میں گھر کر جائے، **اے کاش!** ہمیں اپنے پَروَرْدگار کو راضی کرنے کا جذبہ مل جائے ، **اے کاش!** نَزْع کی سختیوں، مَوت کی تلخیوں، اپنے غسلِ مَیِّت و تکفین و تدفین کی کیفیَّتوں اور مردہ حالت میں اپنی بے بسیوں کا احساس ہو جائے۔ **اے کاش!** قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، منکَر و نکیر کے سُوالوں، قبْر کے عذابوں کا غم ہمیں ہر وقت ستاتا رہے۔ **اے کاش!** مَحْشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُل صراط کی دَہشتوں، بارگاہِ اِلٰہی کی پیشیوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب (Flaw) کھلنے کی

رُسوائیوں کا خوف دامن گیر ہو جائے۔ اے کاش! جہنّم کی خوفناک چِنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں، اپنے نازوں کے پلے بدن کی نَزاکتوں اور جنّت کی عظیم نعمتوں سے محرومیوں کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور اے کاش! یہ خوف ہمارے لئے ہدایت ورحمت کا ذَرِیعہ بن جائے۔

انبیائے کرام کا خوفِ خدا سے رونا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کچھ شک نہیں کہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام وہ مقدس ہستیاں ہیں جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمام مخلوق سے بڑھ کر مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جو یقیناً یقیناً اللہ پاک کے غضب، اس کے عذاب اور اس کی ناراضی سے محفوظ ہیں۔ بلکہ ان کی شان تو یہ ہے کہ جن کی سفارش یہ کر دیں اللہ پاک انہیں بھی عذابِ دنیا و آخرت سے محفوظ فرمالیتا ہے۔ یہ مُقدَّس شَخْصیّات گناہوں سے پاک ہونے اور اللہ پاک کی رضا کے منصب پر فائز ہونے کے باوجود بھی اشکباری اور آہ وزاری کرتی تھیں۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادت اور اشکباری میں گزار دیتے۔ جبکہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام میں کئی ایسے ہیں کہ جن کی اشکباری اور آہ وزاری کئی کئی دن تک برقرار رہتی۔ آیئے انبیائے کرام کے خوفِ خدا میں رونے سے متعلق پانچ (5) روایتیں سنتی ہیں:

- منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیۡہِ السَّلَام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو (خوفِ خدا سے) اس قدر روتے کہ درخت (Trees) اور مِٹّی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے حتّٰی کہ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زَکَرِیّا عَلَیۡہِ السَّلَام بھی حضرت یحییٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کو دیکھ کر رونے لگتے۔ یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام اسی طرح مسلسل آنسو بہاتے رہتے

یہاں تک کہ اِن مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سَبَب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے رُخسار (Cheeks) پر زخم ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ ماجِدہ نے ان کے رُخساروں پر اُونی پٹّیاں چِپکا دیں۔ اِس کے باوُجُود جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ نَماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پھر رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اُونی پٹّیاں بھیگ جاتیں۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ انہیں خشک کرنے کے لئے نَچوڑتیں اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے آنسوؤں کے پانی کو اپنی ماں کے بازو پر گرتا ہوا دیکھتے تو بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کرتے: اے اللہ پاک! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تُو سب سے زیادہ رَحم فرمانے والا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/۲۲۵ از خوفِ خدا، ص ۴۵)

❖ اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ وہ خوفِ خدا سے اتنا روتے تھے کہ مسلسل رونے کی وجہ سے آپ کی اکثر بینائی (Sight) رخصت ہو گئی۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ پاک کے پیارے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! آپ اتنا کیوں روئے کہ آپ کی اکثر بینائی جاتی رہی؟ ارشاد فرمایا: دو باتوں کے سبب۔ (۱) کہیں میری نظر ایسی چیز پر نہ جا پڑے جسے دیکھنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ (۲) جو آنکھیں اپنے ربِّ کریم کا جلوہ دیکھنا چاہتی ہیں، میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی اور چیز کو بھی دیکھیں، لہٰذا میں نے مناسب خیال کیا کہ نابینا (Blind) کی طرح ہو جاؤں اور جب قیامت میں میری آنکھ کھلے تو فوراً میری نظر اپنے ربِّ کریم کا دیدار کرے۔ اس کے بعد آپ ساٹھ برس حیات ظاہری سے متصف رہے لیکن کسی نے انہیں آنکھ کھولتے نہیں دیکھا۔ (خوفِ خدا، ص ۴۵)

❖ حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ چالیس (40) دن تک سجدے

کی حالت میں روتے رہے اور اللہ پاک سے حیا کے سبب آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹھایا۔ اتنا زیادہ رونے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے آنسوؤں سے گھاس (Grass) اُگ آئی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سر کو ڈھانپ لیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۱۳۵ بتغیر)

❖ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں مروی ہے کہ یہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اِس قَدَر گریہ وزاری فرماتے (یعنی روتے) کہ ایک مِیل کے فاصِلے سے ان کے سینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔ (اِحیاءُ العُلوم، ۴/۲۲۶)

❖ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی عادت تھی کہ جب کوئی نصیحت آموز واقعہ سنتے تو اس طرح روتے جس طرح کوئی عورت بچہ فوت ہو جانے پر روتی ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۵/۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ماہانہ مدنی حلقہ"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا خوفِ خدا میں ڈوبے رہنا اور اس میں اشک بہانا مرحبا۔ ہمیں بھی خود میں خوفِ خدا پیدا کرنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی جہاں اور بے شمار بہاریں ہیں وہیں ایک بہار یہ بھی ہے کہ یہی مدنی ماحول خوفِ خدا میں رونا نصیب کرتا ہے۔ یہی مدنی ماحول فکرِ آخرت میں بے قراری کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ یہی مدنی ماحول قبر و آخرت کی یاد دل میں پیدا کرتا ہے۔ یہی مدنی ماحول غمِ مدینہ اور عشقِ رسول میں اشکباری کا خوگر بناتا ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ماہانہ مدنی حلقہ" بھی ہے، ہر ماہ کی تیسری

جمعرات کو حلقہ ، عَلاقہ یا شہر سطح پر تربیتی حلقے کی ترکیب کی جاتی ہے۔(دَورانیہ زیادہ سے زیادہ 2 گھنٹے 26 منٹ ہے)۔جہاں مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقۂ کار کے مطابق غُسل، وضو، نماز سُنّتیں، دُعائیں نیز عورتوں کے شرعی مسائل وغیرہ ،درس و بیان کا طریقہ اوردعوتِ اسلامی کی اِصطِلاحات و دُرست تَلَفُّظ سِکھائے جاتے ہیں نیز شجرۂ عطاریہ کے اورادو وظائف بھی یاد کروائے جاتے ہیں آپ بھی ان مدنی حلقوں میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے اور اپنی زندگی کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی حلقوں میں شرکت اور شجرہ شریف پڑھنے کی کئی برکتیں ہیں ، ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ

گھریلو جھگڑے ختم ہوگئے

بابُ المدینہ (کراچی)کی ایک اسلامی بہن کے گھرمیں ناچاقیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتاجس کی وجہ سے گھر کا سُکون برباد ہو جاتا تھا وہ اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھی،گھرمیں امن قائم ہونے کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی۔اسی دوران پیر ومُرشد امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی توجُّہ سے انہیں آپ کے عطاکردہ رسالے **"شجرہ قادِریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ"** سے شجرۂ عالیہ پڑھنے کاخیال آیا۔بس پھر کیا تھا!اُنہوں نے شجرہ عالیہ کوگھریلوناچاقیاں دور کرنے کی نِیَّت سے پڑھنا شروع کردیا۔شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکت سے ان کے گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے اور گھر امن کا گہوارہ بن گیا۔(شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص۱۵۳ بتصرف)

مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے　　کر بَلائیں رَد شہیدِ کربَلا کے واسطے

"اگر آپ کو بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیں۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا میں رونے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت سے متعلق سن رہی تھیں یاد رکھئے خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو نکلتے تو باہر کو ہیں لیکن انسان کے "اندر" کو صاف کر جاتے ہیں۔ یہ آنسو بہتے ظاہر پر ہیں لیکن صفائی انسان کے باطن کی کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** دل کی قساوت (سختی) کو دور کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** دل کی نرمی کا باعث بنتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قلبی سکون فراہم کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** گناہوں کے بوجھ سے نجات دیتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** جہنم سے آزادی کا باعث بنتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** جنت دلا سکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کے مراحل کو آسان بنا سکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** عذابِ قبر سے بچا سکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کی تنگی اور وحشت کو دور کرسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کو گلِ گلزار بنا سکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** کل ہونے والی ندامت سے بچا سکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** کل محشر کی دھوپ اور پیاس سے بچا سکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** پل صراط پر آسانی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اَلْغَرَض! ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** بظاہر بے کسی کا اظہار ہوتے ہیں لیکن در حقیقت عزتوں اور عظمتوں کو پانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

اولیائے کرام کا خوفِ خدا میں رونا

اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا کے سبب کثرت سے آنسو بہاتے ہیں۔ کئی اولیائے کرام کے بارے میں منقول ہے کہ خوفِ خدا میں کثرت سے رونے کے سبب ان کی بینائیاں ختم ہو گئیں مگر انہوں نے رونا نہیں چھوڑا۔ آیئے! حصولِ ترغیب کے لیے خوفِ خدا میں رونے پر اولیائے کرام کے کچھ واقعات سنتی ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا ابو بِشر صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے مُحدّث تھے اور زبردست واعظ بھی تھے۔ وعظ کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الٰہی سے کانپتے اور لرزتے رہتے اور اس قدر پھوٹ پھوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچے (The only child) کے مر جانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی تو شدتِ گریہ اور بدن کے لرزنے سے ان کے اعضا کے جوڑ اپنی جگہ سے ہل جاتے تھے۔ آپ کے خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دو دو، تین تین دن مبہوت و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ (اولیائے رجال الحدیث ص ۱۵۱، از خوفِ خدا)
2. حضرتِ عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دستور تھا ہر رات علما کو جمع کرتے، موت، قیامت اور آخرت کا ذکر کرتے ہوئے اتنا روتے کہ معلوم ہوتا جیسے جنازہ سامنے رکھا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۱۹۶)
3. حضرت سَیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ کسی نے انہیں مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا ، یہ جب رونا شروع کرتے تو تین دن اور تین رات مسلسل روتے رہتے۔ جب کبھی آسمان پر بادل ظاہر ہوتے اور بجلی کڑکتی تو ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی، بدن کانپنے لگتا، بے تاب ہو کر کبھی بیٹھتے کبھی کھڑے ہوتے، ساتھ ہی روتے ہوئے کہتے: شاید میری لغزشوں اور گناہوں کی وجہ سے اہلِ زمین کو

کسی مصیبت میں مبتلا کیا جانے والا ہے، جب میں مر جاؤں گا تو لوگوں کو بھی سکون حاصل ہو جائے گا
۔(خوفِ خدا، ص۸۵)

4. سلطانُ الہند حضرت خواجہ غریب نواز سید حسن سنجری اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ زبردست ولی اللہ تھے۔ لیکن اُن پر خَوفِ خُدا اس قدر غالب تھا کہ ہمیشہ خَشِیَّتِ الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے رہتے تھے، خَلْقِ خُدا کو خَوفِ خُدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زیرِ خاک سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ غریب نواز کا ذکرِ خیر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کرام کا خوفِ خدا سے رونا مرحبا! 6 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو سلطانُ الہند حضرتِ سَیِّدنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا عُرس مُبارَک ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ کا مختصراً ذکرِ خیر سنتی ہیں:

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا نام حَسَن چشتی اَجمیری ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدّین، غریب نواز، سلطانُ الہِنْد اور عطائے رسول شامل ہیں۔(معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۰ ملخصًا) حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کردار اور گُفتار سے اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگوں کو آپ نے اپنی نگاہِ نور سے نورِ اسلام سے منور فرمایا۔ آپ نے اپنے خلفا اور تلامذہ کی ایسی جماعت تیار کی جس نے پاک و ہند کے کونے کونے میں دین کا پیغام پھیلایا۔ اللہ پاک حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ

1 ... معین الارواح، ص ۱۸۵ ملخصًا

اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ دین کے صدقے ہمیں بھی نیکی کی دعوت کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس مدنی انعامات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول جہاں خوفِ خدا کا جذبہ عطا کرتا ہے وہیں اولیائے کرام کی محبت وعقیدت بھی نصیب کرتا ہے۔ آپ بھی اسی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دین کی تبلیغ کے لیے 107 سے زائد شعبہ جات میں کام کر رہی ہے۔ انہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلس مدنی انعامات"** بھی ہے اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بہنوں، اور جامعاتُ المدینہ و مدارس المدینہ کی طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔ آیئے! ہم سب نیّت کرتی ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گی بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [2]

"گھر میں آنے جانے کی" سنتیں اور آداب

---

2 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مدنی پھول“ سے ”گھر میں آنے جانے کے آداب“ ملاحظہ فرمائیے: ☆جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی، ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن ترجمہ: ”ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام“ تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶ص۹۶، شرح الشّفاء للقاری، ۲/۱۱۸) ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ

16(312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد